اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

فہرست مضامین

پروگرام جلسہ سالانہ صفحہ ۱
تحریک یوم النبی کی شاندار کامیابی صفحہ ۳
مسلمان اور ہریجن ادھار
گاندھی جی کی پوزیشن خطرہ میں صفحہ ۴
جناب چودھری ظفراللہ خان صاحب کی خدمت میں
جماعت احمدیہ انگلستان کا الوداعی ایڈریس
علماء دیوبند کے نزدیک خاتم النبیین کا مفہوم
مرزا حسین علی طہرانی المعروف بہاءاللہ
اور اس کا مشن
ہندوستان بھر میں سیرت النبی کے کامیاب جلسے
خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے
خبریں صفحہ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۷۲ | ۲۴ شعبان ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کی قادیان میں تشریف آوری

جناب چودھری ظفراللہ خانصاحب انگلستان میں مسلمانان ہند کی بالخصوص اور اہل ہند کی بالعموم شاندار خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس آتے ہوئے ۱۱۔دسمبر کو صبح نو بجے کے قریب امرتسر سے سیدھے بذریعہ کار قادیان تشریف لائے اور سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کیلئے گئے۔ وہاں سے مسجد مبارک میں آکر دو رکعت نفل ادا کئے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور نماز ظہر کے بعد لاہور تشریف لے گئے۔ جناب چودھری صاحب کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی صحبت

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی مرحوم و مغفور کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے پیارے مقرب کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالےٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے۔ اس واسطے اب آپ کو باقی ایام زندگی قادیان میں گزارنے چاہئیں۔ اور یہاں آکر ڈیرہ لگا دینا چاہیئے۔ اور اس شعر پر کاربند ہونا چاہیئے۔ ؎

چو کار عمر نہ پیدا ست بارے ایں اولیٰ ۔ کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید"

(الفضل) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے بعد کیا آپ جلسہ سالانہ کے تین چار ایام بھی قادیان میں گزارنے میں لیت ولعل کریں گے؟

بٹالہ میں مناظرہ:- ۱۷ دسمبر بروز اتوار بٹالہ میں ٹھیک صبح دس بجے اندرون ٹھٹھیاری دروازہ غیر احمدیوں سے مناظرہ قرار پایا ہے۔ اردگرد کی جماعتیں کثرت کے ساتھ شامل ہوں۔ ناظر دعوۃ تبلیغ

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت سنہ ۱۹۳۳ء

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء - بروز منگل

اجلاس اول

وقت	عنوان	موضوع	لیکچرار
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک		تلاوت و نظم	
۱۰ " ۱۰½ "		افتتاحی تقریر	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و دعا
۱۰½ " ۱۲ "	ہستی باری تعالیٰ	وجود باری تعالیٰ کے متعلق دلائل علم النفس کی روشنی میں	جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۲ " ۱ "	تہذیب	معاملات لین دین میں افراد کیلئے اسلامی احکام کی پابندی یا مغربی تمدن کی آزادی تہذیب کے اعلیٰ مقاصد کو پورا کرتی ہے	جناب مفتی محمد صادق صاحب

ایک بجے سے تین بجے تک نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

وقت	عنوان	موضوع	لیکچرار
۳ سے ۳½ بجے تک		تلاوت و نظم	
۳½ " ۴½ "	فلسفہ احکام شریعت	اسلامی روزہ کی امتیازی حیثیت اور اس کے آداب	جناب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ
۴½ " ۵½ "	تبلیغ اسلام	یورپ میں مسلمین پر اسلامی تعلیم کا اثر کس حد تک ہے اور آیا یہ اثر آئندہ کیلئے امید افزا ہے	جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء
۵½ " ۶½ "	صداقت مسیح موعود	پیشگوئی متعلق پنڈت لیکھرام	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء بروز بدھ

اجلاس اول

وقت	عنوان	موضوع	لیکچرار
۹½ سے ۱۰ بجے تک		تلاوت و نظم	
۱۰ " ۱۱ "	دیگر مذاہب پر تبصرہ	تھیاسوفی کے اصول اور ان کا ماخذ	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر
۱۱ " ۱۲ "	اجرائے نبوت	حقیقت نبوت کی رو سے	جناب مولوی غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ
۱۲ " ۱ "	ترقی سلسلہ احمدیہ	حضرت مسیح موعود کی سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کے متعلق پیشگوئیاں اور جس رنگ میں ان کا ظہور باوجود مخالفانہ حالات کے ہو چکا ہے	جناب مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

ایک بجے سے تین بجے تک نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۳ سے ۳½ بجے تک تلاوت و نظم

۳½ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر شروع ہوگی

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء بروز جمعرات

اجلاس اول

وقت	عنوان	موضوع	لیکچرار
۹½ سے ۱۰ بجے تک		تلاوت و نظم	
۱۰ " ۱۱ "	تبلیغ اسلام	قیام انگلستان کے تاثرات	جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق مبلغ لنڈن
۱۱ " ۱۲ "	وفات مسیح	حیات مسیح ناصری کا عقیدہ مسلمانوں میں کب سے کس وقت اور کن اسباب کے ماتحت پیدا ہوا؟	جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ فلسطین
۱۲ " ۱ "	مسئلہ خلافت	سلسلہ احمدیہ میں اختلافات کا ظہور اور اس کے انسداد میں حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مساعی جمیلہ	جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ احمدیہ

ایک بجے سے تین بجے تک نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۳ بجے سے ۳½ بجے تک تلاوت و نظم

۳½ بجے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت سنہ ۱۹۳۳ء

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء بروز منگل

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱۰-۵ بجے تک	تلاوت	صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح
۱۰-۵ " ۱۰-۱۰ "	نظم	محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ سردار نذر حسین صاحب
۱۰-۱۰ " ۱۰-۵۵ "	برکات اسلام	محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالسلام صاحب بی۔اے سیالکوٹ۔
۱۰-۵۵ " ۱۱-۲۰ "	ولا تحسبن ذنباً صغیراً	محترمہ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب
۱۱-۲۰ سے ۱۲-۲۰ "	صوم و صلوٰۃ کے متعلق وعظ	مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۱۲-۲۰ سے ۱۲-۲۵ "	نظم	محترمہ احمدی بی بی صاحبہ
۱۲-۲۵ سے ۱-۱۵ "	احمدی مستورات کا نصب العین	امۃ اللہ بیگم صاحبہ سٹوڈنٹ بی۔اے بنت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بی۔اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ
۱-۱۵ سے ۲-۱۵ تک	صحابیات کی قربانیوں کا قابل رشک نمونہ	جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔
۲-۱۵ سے ۲-۳۵ تک	فرائض مستورات	محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم محمد دین صاحب بدہ

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء بروز بدھ

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱۰-۵ تک	تلاوت۔ محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب بی اے وکیل سرگودہ	
۱۰-۵ سے ۱۰-۱۰ "	نظم	
۱۰-۱۰ سے ۱۰-۳۵ تک	جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز	محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد نواز صاحب سیالکوٹ
۱۰-۳۵ سے ۱۰-۵۵ "	زمانہ حال میں قتل اولاد کی آیت کس طرح صادق آتی ہے	محترمہ استانی میمونہ بیگم صاحبہ
۱۰-۵۵ سے ۱۱-۲۵ تک	مضمون	محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۱-۲۵ سے ۱۱-۳۵ تک	نظم	محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب بی۔اے وکیل سرگودہ
۱۱-۲۵ سے ۱-۵ تک	تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱-۵ سے ۱-۳۵ تک	رپورٹ کارکردگی لجنہ ہائے اماء اللہ	سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ۔
۱-۳۵ سے ۲-۳۵ تک	احمدیت پر بڑے بڑے اعتراضات کے جواب	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء بروز جمعرات

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱۰-۵ بجے تک	تلاوت	
۱۰-۵ سے ۱۰-۱۰ تک	نظم	
۱۰-۱۰ سے ۱۱-۱۰ تک	ذکر حبیب	جناب مفتی محمد صادق صاحب
۱۱-۱۰ سے ۱۱-۴۰ تک	وعظ متعلق مشرکانہ رسومات	بابا محمد حسن صاحب واعظ
۱۱-۴۰ سے ۱۱-۴۵ تک	نظم	
۱۱-۴۵ سے ۱۲-۱۵ تک	تقریر محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ بیوہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ	
۱۲-۱۵ سے ۱-۱۵ تک	پیشگوئی "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ جناب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔	
۱-۱۵ سے ۲-۱۰ تک	انبیاء کی آمد دنیا کے لئے رحمت ہے	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب
۲-۱۰ سے ۲-۳۵ تک	وعظ۔ میاں احمد الدین صاحب قادیان	

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

تحریک یوم النبیؐ کی شاندار کامیابی

اہل علم مسلم و غیر مسلم اصحاب کی شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایداللہ کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے چند سال قبل سیرت النبیؐ کے متعلق ایک ہی روز تمام ملک میں جلسے منعقد کرنے کی جو تحریک فرمائی تھی۔ وُہ اگرچہ ایک ایسی تحریک تھی۔ جس سے اہل ملک بالعموم اور اہل اسلام بالخصوص بہت سے فوائد حاصل کر سکتے تھے۔ اور جس میں کسی پہلو سے بھی کسی کے لئے ضرر۔ یا نقصان کا امکان نہ تھا۔ بلکہ سب کے لئے سودمند اور نفع رساں تھی۔ تاہم ان لوگوں نے جو اختلاف رائے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اسی وجہ سے جماعت احمدیہ سے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں۔ کہ وُہ مذہبی یا سیاسی مسائل میں ان کی ہم نوائی کو ضروری نہیں سمجھتی۔ اس تحریک کے تمام فوائد کو یکسر نظر انداز کر کے اس کی پُر زور مخالفت شروع کی۔ اسے ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور اپنی تمام قوتیں اس بات کے لئے وقف کر دیں۔ کہ اغیار کے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر نہ کیا جا سکے۔ اور آپ کے متعلق دُشمنوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دُور نہ کیا جا سکے ؛

مخالف حالات میں کامیابی

لیکن جو لوگ اس تحریک کا شروع سے اس وقت تک مطالعہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ وُہ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت یہ تحریک ہر سال زیادہ سے زیادہ قبولیت حاصل کرتی جارہی ہے۔ اور مخالفوں کی زبردست مخالفت کے باوجود زبردست کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ اور ان لوگوں کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ جو اپنی تنگ خیالی اور پست نظری کی وجہ سے اپنے ادنےٰ ادنےٰ فوائد کے سامنے کسی چیز کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا تمام تعلیم یافتہ طبقہ قطع نظر اس سے کہ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم اس تحریک کی سودمندی اور نفع رسانی کا اقرار کرتے ہُوئے اس کی کامیابی کے لئے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کرنے لگ گیا ہے ؛

اس سال کے جلسے

اس سال سیرت النبیؐ کے جو جلسے منعقد ہُوئے۔ ان میں سے اکثر کی رپورٹیں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور الفضل کے علاوہ دیگر اخبارات مثلاً "انقلاب" "زمیندار" "سیاست" اور "پرتاپ" وغیرہ میں بھی اہم مقامات کی رپورٹیں درج ہو چکی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہ بات احباب پر روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہو گی۔ کہ باوجودیکہ تنگ نظر ملاؤں اور متعصب مسلمان کہلانے والوں کے ایک محدود طبقہ کی طرف سے سرتوڑ کوشش کی گئی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند نہ ہونے پائے۔ اور آپ کے فضائل و محاسن اور دُنیا پر آپ کے عظیم الشان احسانات سے اہل جہان آگاہ نہ ہو سکیں۔ تاہم اپنے محبُوب کے صدقہ میں اللہ تعالےٰ نے ان بدباطنوں کو ناکام و نامراد رکھا اور جلسوں کو پوری طرح کامیاب کیا ؛

انتہائی شرم کا مقام

نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ کہ وُہ لوگ جو اپنے آپ کو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے جانشین اور آپ کی صحیح تعلیم کے حامل اور آپ کی شریعت کا حقیقی مفہوم سمجھنے والے یقین کرتے ہیں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ملک بھر میں مجالس منعقد کر کے آپ کا ذکر خیر کیا جائے۔ اور دُنیا کو آپ کی حقیقی شان سے واقف کیا جائے۔ وُہ لوگوں کو روکتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کو نہ سُنیں۔ اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے آگاہ نہ ہوں۔ بلکہ بعض مقامات پر تو انہوں نے محض سیرت النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کو روکنے کے لئے انسانیت کو بھی خیرباد کہکر وحشت و درندگی کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔ اور ان لوگوں کو جو اس کا اہتمام کر رہے تھے۔ جفا و جور کا تختۂ مشق بنایا۔ ان کو نہایت بری طرح زخمی اور لہو لہان کر دیا۔ اور یہ سب بے ہودگی اور شرافت و نجابت کے منافی حرکات ان لوگوں کی طرف سے ہوئیں۔ جو دین حنیف کے علمبردار بنے پھرتے ہیں۔ دین کے ستون کہلاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی روحانی زندگی کا قیام اپنے دم سے قائم سمجھتے ہیں۔

جُملہ اقوام کے اہل علم طبقہ کا تعاون

لیکن اس بدباطن۔ تنگ خیال۔ پست اخلاق اور بدتہذیب طبقہ کو چھوڑ کر سیرت النبیؐ کی رپورٹوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ہندو مُسلم عیسائی۔ پارسی اقوام کے تمام معزز صاحب حیثیت وا ثر و رسُوخ رکھنے والے اصحاب نے ان جلسوں میں پُوری پُوری دلچسپی لی۔ ان کی کامیابی کے لئے ہر طرح کوشش کی۔ اور پوری تیاری کے ساتھ ان میں تقریریں کیں۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر ٹیگور اور مسز سروجنی نیڈو جیسی بین الاقوامی شہرت رکھنے والی شخصیتوں نے ان میں حصہ لیا۔ بمبئی کے جلسہ میں آنریبل مسٹر جسٹس مرزا علی اکبر خاں نے صدارت کی۔ اور مسز سروجنی نیڈو نے خود شامل ہو کر جلسہ میں تقریر کی۔ اور ڈاکٹر ٹیگور کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف کی درسگاہ کے پروفیسر مسٹر کے۔ ایم سین نے جلسہ میں تقریر کی۔ اور ہندی زبان میں پیغمبر اعظمؐ کے ساتھ اظہار عقیدت کیا۔ ان کے علاوہ بمبئی ہائی کورٹ کے سابق جسٹس اور بوہرہ کمیونٹی کے ممتاز ممبر مسٹر فیض طیب جی نے بھی تقریر کی۔ علی گڑھ میں نواب بہادر ڈاکٹر سر محمد مزمل اللہ خان صاحب جیسی عالمگیر شہرت رکھنے والی ہستی نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کلکتہ کے جلسہ کی صدارت وہاں کی یونیورسٹی کے مشہور و معروف پروفیسر اقتصادیات ڈاکٹر پرامتھا ناتھ بنرجی۔ ایم اے نے کی۔ پھر اسی یونیورسٹی کے ایک لیکچرار ڈاکٹر کالی داس ناگ نے جو تمام یورپین ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں۔ تقریر کی۔ ان کے علاوہ آقا موید الاسلام مدیر حبل المتین کی صاحبزادی اور مسٹر نیرا پروداچکراورتی نے بھی تقریریں کیں۔ جلسہ حیدرآباد میں صدارت کے فرائض دیوان بہادر اراوامودا آئنگر ایڈووکیٹ نے سرانجام دیئے۔ دہلی میں جلسہ کے صدر نواب محمد یامین خان صاحب سی۔ آئی۔ ای ممبر اسمبلی تھے۔ اور لیکچرار دوں میں سردار امر سنگھ ہرال۔ سردار گوربچن سنگھ۔ منشی بلدیو سنگھ۔ اور پنڈت ایشور پرشاد نگم۔ سید شبیر محمد صاحب ایم۔ اے۔ اور ایس اظہر علی صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی تھے۔ برہمن بڑیہ میں صدر مولوی محمد حفیظ الرحمٰن ایم۔ اے۔ ڈپٹی مجسٹریٹ اور مسٹر بھوپندر لال دت بی اے۔ مسٹر سائلیس کمار سین ایم۔ اے۔ رائے صاحب نیل کمار چکرورتی ایم۔ اے لیکچرار تھے۔ بالیسر میں بابو یدموچرن پٹنایک ایم۔ اے۔ بی ای۔ ڈی نے تقریر کی۔ اور وہاں کے سینئر ڈپٹی مجسٹریٹ بابو ہرت چندر نائک نے فرائض صدارت سرانجام دیئے۔ پشاور میں پہلے اجلاس کی صدارت خان بہادر مرزا غلام صمدانی صاحب پنشنر افسر مال اور دوسرے کی

سردار واجد سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ سرحد نے کی۔ سردار اجن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سردار ملاپ سنگھ صاحب۔ اور شیخ اللہ بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے تقریریں کیں۔ اسلامیہ کالج کے جلسہ کی صدارت مسٹر ایل۔ آر۔ ہولڈز ورتھ پرنسپل کالج ہذا نے کی۔ سکندر آباد میں جلسہ کے صدر نواب نظیر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ تھے۔ کراچی میں مسٹر جمشید این۔ آر۔ مہتہ میئر کارپوریشن صدر تھے۔ لاہور میں جسٹس سر عبدالقادر صدر تھے۔ اور سردار جواہر سنگھ صاحب بیرسٹر۔ ڈاکٹر نند لال صاحب بیرسٹر۔ مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری ایڈووکیٹ۔ اور ڈاکٹر ایم۔ آر پرنس پروفیسر ایف۔ سی کالج نے تقریریں کیں ::

غرضیکہ یہ فہرست اس قدر طویل ہے۔ کہ اسے اخبار میں شائع کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ مختصر یہ کہ تمام ہندو، مسلمان سکھ، پارسی عیسائی تعلیم یافتہ اصحاب نے ان میں دلی جوش کے ساتھ حصہ لیا۔ اور پوری سرگرمی سے ان کو کامیاب بنایا۔ اور اس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک باوجود مخالفانہ حالات کے پوری پوری قبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اور ملک کے تمام تعلیم یافتہ اصحاب کے قلوب میں گھر کرتی جا رہی ہے ::

کامیابی کا ناقابل تردید ثبوت

کسی تحریک کی کامیابی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ لوگ جو اس کی مخالفت کو اپنا مشن قرار دے چکے ہوں۔ اور اسے ناکام رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہوں۔ ایسا رویہ اختیار کریں۔ کہ جس سے سادہ لوح اور ناواقف یہ دھوکا کھا جائیں۔ کہ گویا وہ بھی اس کے مؤیدین میں سے ہیں۔ اور یہ کوشش کریں۔ کہ عوام الناس انہیں اس کے حامیوں میں ہی سمجھیں۔ تا ان کی ناکامی و نامرادی ان کے لئے روسیاہی کا موجب نہ ہو۔ اور تحریک یوم النبی کے سلسلہ میں مشہور معاند سلسلہ اخبار زمیندار نے جو روش اختیار کی ہے۔ وہ صاف بتا رہی ہے کہ وہ اس کی کامیابی کے اعتراف پر مجبور ہو چکا ہے ::

"زمیندار" کا اعتراف

چنانچہ ۳۰۔ نومبر کی اشاعت میں اس نے نہایت جلی عنوانوں کے ساتھ اور نمایاں طور پر "یوم النبی کے سلسلہ میں ڈاکٹر ٹیگور کا اسلامیان عالم کے نام روح پرور پیغام" درج کیا ہے۔ اور ایسا ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا یہ پیغام اس کی وساطت سے اور یہ "یوم النبی کا سلسلہ" اسی کی جانب سے ہے۔ یا کم سے کم اس کی پوری پوری حمایت اور تائید اس تحریک کو حاصل ہے۔ حالانکہ اسے درج کرنے کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ عالمگیر اور بے نظیر کامیابی کو دیکھ کر اپنی انتہائی کوشش کے باوجود شرمناک ناکامی کو اس کی آڑ میں چھپایا جا سکے ::

مقام شکر

جماعت احمدیہ اس پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کرے کم ہے۔ کہ اس کے مقدس امام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جو تحریک شروع کی تھی۔ اور ابتداء میں جس کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور مسلسل کی جاتی رہی۔ وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبولیت عامہ کا درجہ حاصل کر رہی ہے۔ اور جملہ اقوام کے تعلیم و تہذیب یافتہ شائستہ۔ اور خوش اخلاق لوگ اس میں شامل ہوتے جا رہے ہیں ::

"مسلمان اور ہریجن ادھار"

"ملاپ" ۱۲۔ دسمبر لکھتا ہے۔ کہ

"مسلمان ہریجن ادھار میں کیا مدد دے سکتے ہیں؟" یہ سوال تھا۔ جو مہاتما جی نے ایک مسلمان لیڈر سے دریافت کیا جب آپ سی۔ پی سے دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔ اس مسلمان نے کیا جواب دیا۔ اس سے ہمیں سروکار نہیں۔ لیکن مہاتما جی اپنے ہریجن ادھار اندولن میں مسلمانوں سے کیا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مہاتما جی چاہتے ہیں کہ مسلمان ہریجنوں کو مسلمان بنائے بغیر ان کے ادھار کے کام میں ہندوؤں کا ہاتھ بٹائیں۔

گاندھی جی کی اگر یہی خواہش ہے۔ جس کا اظہار "ملاپ" نے کیا ہے۔ تو یہ ایک اور ثبوت ہے۔ اس امر کا۔ کہ گاندھی جی جیسا لیڈر بھی اچھوتوں کو صحیح معنوں میں ترقی دینے کا متمنی نہیں۔ بلکہ سیاسی اغراض کے ماتحت صرف انکو ہندوؤں کے ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے یہ سب دوڑ دھوپ کر رہا ہے۔ کیونکہ اچھوتوں کا ہندو رہتے ہوئے کوئی "ادھار" قطعاً نہیں ہو سکتا۔ کیا "ملاپ" بتا سکتا ہے۔ کہ اگر اچھوت اسی حالت میں رہتے ہوئے کوئی تعلیمی یا اقتصادی ترقی کر بھی جائیں جو بظاہر حالات ناممکن ہے تو ہندو انہیں اپنے اندر جذب کر سکتے ہیں کیا وہ ہندو جو گاندھی جی جیسے زبردست شخصیت رکھنے والے انسان پر بھری مجلسوں میں ٹماٹر اور انڈے پھینکتے ہیں۔ اور ان کا بائیکاٹ کرنے کے لئے منظم ہو رہے ہیں۔ جبلپور میں انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ وہ ظاہرا طور پر بھی اور اپنی قوم کے مفاد کی خاطر کیوں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ وہ کم سے کم آئندہ چند صدیوں تک اس بات کے لئے آمادہ ہو سکتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کو اپنے جیسا انسان سمجھیں۔ ان کے ساتھ مجلسی لحاظ سے وہی سلوک کریں۔ جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ اور کھانے پینے سے کوئی پرہیز نہ کریں۔ ان میں سے قابل اشخاص کو اعلے درجہ کے مذہبی مناصب عطا کریں۔ اور اپنی سوشل مجالس کو ان کے اہتمام میں دے دیں۔ اگر "ملاپ" انصاف کے ساتھ غور کرے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ ہرگز ممکن نہیں۔ اور اسلئے اچھوتوں کو مسلمان بنائے بغیر ان کے ادھار کی کوشش سراسر فضول ہے ::

پس گاندھی جی کی یہ خواہش بالکل بے معنی ہے۔ اور اس سے کوئی مفید نتیجہ مترتب ہونا قطعاً ناممکن۔ اچھوتوں کے جملہ مصائب کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ پہلے ان کو مسلمان بنایا جائے۔ جہاں تعلیمی اور سوشل ترقی کے بعد ان کے سامنے آگے بڑھنے۔ اور اعلے سے اعلے مناصب اور اعزاز حاصل کرنے کے لئے ایک کھلا میدان موجود ہوگا۔ اور وہ دین میں ترقی کرنے کے ساتھ اعلیٰ حیثیت رکھنے والے آبائی مسلمانوں کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات قائم کر سکیں گے۔ اور ان کے ساتھ ان کی پرانی حالت کے پیش نظر کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے گا۔ بلکہ وہ مسلمانوں کے اندر اس طرح جذب ہو جائیں گے۔ کہ کوئی شخص پہچان بھی نہ سکے۔ کہ ان لوگوں کی پہلی حالت کس قدر ناگفتہ بہ تھی

گاندھی جی کی پوزیشن خطرہ میں

گاندھی جی کو سیاسیات ہند میں جو سخت ناکامی ہوئی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے جو قدم اٹھایا۔ اس میں آخر کار منہ کی کھا کر پسپائی پر مجبور ہوئے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے اس خارزار کو چھوڑ کر اب "اچھوت ادھار" کے میدان میں قسمت آزمائی شروع کر دی ہے۔ لیکن ہندو چونکہ من حیث القوم اس تحریک کے خلاف ہیں۔ اور ان کے نزدیک یہ ان کے مذہب میں ناقابل برداشت مداخلت ہے۔ اس لئے ان کا رہا سہا وقار بھی زائل ہو رہا ہے "اچھوت ادھار" کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر آپ کے ساتھ ہندوؤں کی طرف سے جو سلوک کیا گیا ہے۔ اور جس کا مجملاً ذکر اوپر کیا جا چکا ہے وہ بتا رہا ہے۔ کہ وہ قوم جو آج سے تھوڑا عرصہ قبل آپ کو دنیا کا سب سے بڑا انسان بتا رہی تھی۔ وہی اب انہیں برملا گالیاں دے رہی ہے۔ اور مختلف طریقوں سے انہیں ذلیل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ تازہ اطلاعات مظہر ہے۔ کہ مہاراشٹر اور جنوبی ہند میں ان کی کانگرسی حیثیت کے خلاف سخت ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔ اور سرکردہ کانگرسیوں کی طرف سے ایک میموریل تیار کیا جا رہا ہے۔ جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس میں ان کی ڈکٹیٹر شپ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس سے ملک کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل یعنی انہیں کانگرس سے علیحدہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر بھی عمل میں آیا ہے۔ جو بہت جلد بمبئی میں ایک جلسہ منعقد کر کے اپنے لئے ایک سکیم تیار کرے گی ::

ان حالات کے ہوتے ہوئے گاندھی جی کو اپنی حالت پر ضرور افسوس آتا ہوگا۔ وہ قوم جس کے مفاد کی خاطر انہوں نے مسلمانوں کے مطالبات کو ٹھکرا دیا۔ اور اس طرح آزادیٔ ملک کی امیدوں کو مایوسی سے تبدیل کر دیا۔ وہی قوم آج ان کے ساتھ اس قدر بے وفائی کر رہی ہے۔ اور انہیں طرح طرح سے ذلیل کرنے کی فکر میں ہے ::

جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ انگلستان کا الوداعی ایڈریس

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ہندوستان کو روانگی کے موقعہ پر ایک ایڈریس نومسلموں کی طرف سے ان کو دیا گیا۔ یہ ایڈریس ایک نومسلمہ خاتون مسز کون نے پڑھ کر چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد کپتان منور خان صاحب آئی ایم۔ ایس نے چوہدری صاحب کی خدمات کا اعتراف کر کے ان کی تعریف کی۔ ازاں بعد جناب چوہدری صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا جس میں فرمایا۔ کہ وہ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ ان کی تعریف میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ واقعی درست ثابت ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایمان اور قربانی کا فلسفہ نہایت مؤثر طریق پر بیان فرمایا اور نومسلموں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ آپ لوگ اس ملک میں اسلام کے سب سے پہلے نام لیوا ہیں۔ اسلام ان ممالک میں پھیلیگا۔ اور طلوع شمس مغرب سے ضرور ہوگا۔ لیکن اگر آپ لوگوں نے اس کے پھیلانے کے لئے کماحقہ کوشش نہ کی۔ تو خدا دوسرے لوگوں کو کھڑا کر دیگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تم تھوڑے ہو۔ کم علم ہو۔ اور غریب ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ پہلے ایسے لوگوں کو ایمان کی توفیق دیتا ہے۔ تا بعد میں لوگ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ اسلام کی ترقی فلاں وجہ سے ہوگئی۔ خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ یہ اس کا اپنا سلسلہ ہے۔ اور وہ خود ہی اسکی ترقی کے سامان پیدا کریگا۔ اور اسی طرح بہت سی اور لطیف نصائح کیں جن کے بیان کرنے کے لئے ایک لمبا مضمون بھی شاید کافی نہ ہو سکے۔ خاکسار عبدالرحیم درد

ایڈریس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اخونا فی الدین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ عرصہ سے مسجد لنڈن سے تعلق رکھنے والوں کو یہ خیال تکلیف دے رہا تھا۔ کہ آپ عنقریب ہندوستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اور اب کہ ہم حقیقت میں آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یہ جدائی کا احساس ہمارے دلوں میں بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ہم اس سے بہت ملول ہیں۔

آپ اکثر مسجد میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ اور آپ کی حیرت انگیز شخصیت نے ان تمام لوگوں کو جنہیں آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اپنا والہ و شیدا بنا لیا ہے۔ انگلستان کی جماعت احمدیہ کی فلاح و بہبود کے لئے آپ جس قدر کوشاں رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہم سب آپ کے بے حد ممنون اور احسان مند ہیں۔ ہم لوگ جو مسجد احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بالخصوص کئی وجوہ سے آپ کے ممنون احسان ہیں۔

پچھلے موسم گرما میں آپ جماعت کے ممبروں اور غیر ممبروں کو لنڈن سے باہر سیر کے لئے لے گئے۔ اور آپ کی کشادہ دلی اور فیاضی کی وجہ سے قریباً پچاس لوگوں نے اس میں حصہ لیا۔ جنہوں نے لنڈن کے نہایت خوبصورت مضافات میں کئی گھنٹے مسرت کے ساتھ گزارے یہ دن قابل یادگار ہے۔ اور اب کہ سردی کا موسم ہے ہم اس دن کی مسرتوں کو یاد کر رہے ہیں۔ جبکہ دھوپ میں ہم خدا کی قدرت اور خود خدا کے قریب ہو گئے تھے ہم زندگی کے تفکرات سے علیحدہ ہو کر دیہات گئے تھے۔ اور جب ہم انگلستان کے سبز کھیتوں کو دیکھتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ کہ اس نے آپکو ہمارے پاس بھیجا۔

ہماری نظر میں یہ سیر ایک محض جسمانی سیر کا رنگ نہیں رکھتی تھی۔ مسجد سے باہر ہم سب کے باہم میل جول کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ اور اس طرح اس سے ہمارے درمیان ایسے تعلقات کی صحیح سپرٹ پیدا ہوئی۔ جو ہم مذہبوں کے درمیان ہونے چاہئیں۔ پھر یہ اسلام کی مساوات اور اخوت کی تعلیم کا ایک ثبوت تھا۔ اس موقعہ پر کھلے میدان میں برلب سڑک دوستوں نے مل کر باجماعت نماز ادا کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اس عجیب نظارے نے راہ گزروں کی توجہ کو ضرور اپنی طرف کھینچا ہوگا۔ اور انسانی فطرت کے عین مطابق مذہب ہونے کا انہیں علم ہو گیا ہوگا۔

پھر آپ نے اپنے برطانی بھائیوں اور بہنوں کے لئے ایک اہم پیش کش کی ہے۔ یعنی اپنی گرہ سے جماعت کا مسلمہ آرگن اخبار الفضل ہم میں سے اس کے نام جاری کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو امام صاحب کی نظر میں سب سے زیادہ اردو دان ہوں۔ ہم میں سے ایک دوست نے یہ اہلیت پیدا کر لی ہے۔ اور باقی بھی اسے پیدا کرنے کے آرزومند ہیں۔

ہمیں اس بات کا بخوبی احساس ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کو مرکز سلسلہ کے ساتھ بلاواسطہ تعلق رکھنا چاہیئے۔ اور اس کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ ہم اپنے سلسلہ کے اخبار الفضل کا باقاعدہ مطالعہ رکھیں۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات ہوتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ہماری توجہ پر اردو زبان کا بہت ساحق ہے۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان ہے۔ اور حضور کی بیش قیمت اور صداقت سے لبریز تحریرات اردو میں ہیں۔ گویا اس بیش بہا خزانہ کی کنجی اردو ہی ہے۔ ہم تراجم سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اصل کے مقابلہ میں وہ ناکمل ہیں ہمیں لازم ہے۔ کہ براہ راست چشمہ سے سیراب ہو کر اپنی روحانی پیاس بجھائیں۔ اور اس لئے ہم آپ کے اس تحریک کے لئے بھی ممنون ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیں اپنے فرض کا احساس کراتی رہے گی۔

اس کے بعد ہم برطانوی آپ کے اس لئے بھی بہت احسانمند ہیں۔ کہ آپ نے سلسلہ کی بعض نہایت اہم اور ضروری کتب کو ترجمہ کر کے ہمارے تک پہنچایا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ کئی ایسے لوگوں کو جن کے لئے اسلام سے واقفیت کا کوئی امکان نہ تھا۔ اسلام میں داخل کرنے کا موجب ہو گئیں۔ آپ یہاں قیام کے دوران میں بسا اوقات مسجد میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ اور تقریباً ہر بار دلچسپ اور مفید تقریریں کرتے رہے ہیں۔ اور آپ کی شخصیت اور جوش نے ہمارے دلوں میں خدمت اسلام کا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا ہے اور اس کی قدر و قیمت کا بخوبی احساس کرا دیا

اخیر میں یہ بھی شائد بے محل نہ ہوگا۔ کہ آپ کی ان اہم سیاسی خدمات کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ جن کو انجام دینے کے لئے آپ ولایت میں تشریف لائے تھے۔ اور جن کے متعلق ہمیں بہت کم واقفیت ہے۔ آپ کی یہ خدمات بھی انشاء اللہ نہایت اہم اور شاندار نتائج پیدا کریں گی۔ اور مشرق اور مغرب کے درمیان تعلقات بڑھانے اور ان پران قومی حدبندیوں کو توڑنے کا موجب ہوں گی۔ جو بہت سی مشکلات کا باعث ہیں۔ اس سلسلے میں بھی جن جن لوگوں سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے۔ ان تمام کے دلوں میں آپ کی فاضلانہ قابلیت اور آپ کی نیکی۔ انکساری۔ آپ کا تقوےٰ اور آپ کی بے نفسی اور اخلاقِ فاضلہ کا گہرا اثر ہوا ہے اور سب بڑے چھوٹے آپ کے مداح ہیں۔ اور اس طرح آپ نے اپنے ملک۔ اپنی جماعت اور اپنے خدا کی خدمت کی ہے یہ ایک بہت بڑا امتیاز ہے۔ اور ایسی خصوصیت ہے۔ جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

آپ کی خدمات اور آپ کی مساعی صرف انگلستان تک ہی محدود نہیں رہیں۔ بلکہ آپ امریکہ بھی تشریف لے گئے۔ اور وہاں بھی آپ کی صفات حسنہ اور آپ کی شخصیت کا عام طور پر اعتراف کیا گیا ہے۔ اور جو چیز ہمارے لئے زیادہ خوشی کا موجب ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی جماعت کے کام میں ایسی مدد دی ہے کہ جس نے ان لوگوں کے دلوں میں جو اس سے آگاہ ہیں۔ آپ کو بہت ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔

اب آپ اپنے وطن جا رہے ہیں۔ اگرچہ ہمارے دلوں میں آپ کی مفارقت کا بہت صدمہ ہے۔ مگر چونکہ آپ نہایت اہم مصروفیتوں اور خدمات کو انجام دینے کے بعد اور کئی ماہ کی متواتر وطن سے جدائی اور غیر حاضری کے بعد اپنے احباب و اقارب کے پاس واپس جا رہے ہیں۔ اس لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر جزا عطا کرے۔

ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ آپ کا سفر بخیر و خوبی ختم ہو۔ آپ کے ایمان میں اور ترقی ہو۔ اور صحت و اقبال ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے۔ (ہم ہیں آپکے برادرانِ اسلام ممبران جماعت احمدیہ انگلستان)

علماءِ دیوبند کے نزدیک خاتم النبیین کا مفہوم

میرے ایک غیر احمدی دوست نے مجھے دو کتابیں موسومہ "ختم النبوت فی القرآن" و "ختم النبوت فی الحدیث" دیکھنے کو دیں۔ جو مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی ہیں۔ اور ۱۳۴۳ھ میں مطبع مجتبائی دہلی میں طبع ہوئی ہیں۔ میں نے ان کو پڑھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ختم نبوت کے عقیدہ میں وہ احمدیہ عقائد کی تائید کرتے ہیں۔ گو زبان سے اقرار نہ کریں۔ ذیل میں چند حوالجات پیش کرتا ہوں۔

پہلا حوالہ

درمنثور میں سیوطیؒ نے مصنف ابن شیبہ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول نقل کیا ہے۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ (درمنثور ص۲۰۴ ج۵) یعنے آپ کو خاتم النبیین تو کہو۔ لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ نیز درمنثور میں بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بھی اس قسم کا قول نقل فرمایا ہے وھو ھٰذا عن الشعبی قال قال رجل عند المغیرۃ ابن شعبۃ صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ فقال المغیرۃ ابن شعبۃ حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسٰی علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ وبعدہ (درمنثور ص۲۰۴ ج۵)

یعنے شعبی جو ایک جلیل القدر تابعی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ کے سامنے یہ کہا۔ کہ درود بھیجے اللہ تعالےٰ جناب محمدؐ پر جو کہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں حضرت مغیرہؓ نے فرمایا۔ کہ جب تم کہو۔ تو تمہارے لئے خاتم الانبیا کہدینا کافی ہے۔ لا نبی بعدہٗ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم سے حدیث بیان کی جاتی ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں۔ تو وہ آپ سے پہلے بھی ہوئے۔ اور بعد میں بھی ہوں گے۔

(ختم النبوت فی القرآن ص۶۶)

دوسرا حوالہ

رہا عیسٰے علیہ السلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا۔ سو اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگرچہ بعد نزول بھی ویسے ہی خدا کے اولوالعزم نبی ہوں گے۔ جیسے قبل رفع اور قبل نزول تھے لیکن چونکہ ان کی بعثت اپنے زمانہ میں بھی صرف بنی اسرائیل کی طرف تھی۔ نہ تمام عالم کی طرف جیسا کہ آیت کریمہ "رسولًا الیٰ بنی اسرائیل" سے معلوم ہوتا ہے اس لئے وہ بعد نزول بھی اس امت کی طرف بحیثیت نبوت مبعوث ہو کر نہیں آئیں گے۔ بلکہ بحیثیت امامت[1] تشریف لائیں گے۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متعدد احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اور جب آپ کی تشریف آوری اس امت میں صرف بحیثیت امامت ہو گی۔ تو اب اس آیت سے آپ کے نزول پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

تیسرا حوالہ

حدیث ۱۴۰ عن انسؓ (فی حدیث طویل) قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان موسیٰ علیہ السلام دعا اللہ تعالےٰ اجعلنی نبی تلک الامۃ (یعنے ھٰذہ الامۃ المرحومۃ) قال (یعنے اللہ تعالیٰ) نبیّھا منھا قال اجعلنی من امۃ ذالک النبی قال استقدمت واستاخروا لکن ساجمع بینکما فی دار الجلال (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ کذا فی الخصائص ص۱۲ ج ۱)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگی کہ مجھے اس امت (یعنے امت محمدیہ) کا نبی بنا دے۔ تو ارشاد ہوا۔ کہ اس امت کا نبی خود انہیں میں سے ہو گا۔ (آپ نہیں ہو سکتے) پھر موسےٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ کہ مجھے اس نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی امت بنا دیا جائے۔ تو ارشاد ہوا۔ کہ آپ ان سے پہلے آئے ہیں۔ اور وہ بعد میں تشریف لائیں گے۔ اس لئے امت بھی نہیں ہو سکتے البتہ دار الجلال میں ہم آپ دونوں کو جمع کر دیں گے۔ (ابو نعیم فی الحلیۃ) کذا فی الخصائص ص۱۲ ج ۱ (منقول از ختم النبوت فی الحدیث ص۱۲۷)

حوالہ نمبر ۱ میں مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے یہ مانا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی ضرور آئیں گے۔ لیکن حوالہ نمبر ۲ میں یہ مانتے ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آئیں گے۔ عیسےٰ علیہ السلام کا آنا تسلیم کیا ہے۔ مگر بحیثیت امامت نہ کہ بحیثیت نبی۔ اور پھر ساتھ ہی طرفہ تماشہ یہ ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام نبوت سے معزول ہو کر نہیں آئیں گے۔ بلکہ اس طریقہ پر آئیں گے۔ جیسے پنجاب کا گورنر رخصت لے کر صوبہ بہار میں اپنے باپ کی زیارت کو جائے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کا گورنر اگر صوبہ بہار میں رخصت لے کر جائے۔ تو وہ بحیثیت ایک معمولی رعایا کے فرد کے رہیگا کسی پر اس کا کچھ اثر نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ گورنر تو پنجاب کا ہے صوبہ بہار کے افسران و رعایا اپنے گورنر کا حکم مانیں گے۔ اور جو حکم عدولی کریں گے۔ ان کو صوبہ بہار کا گورنر قانون نافذ الوقت کے مطابق سزا دیگا۔ تو گویا پنجاب کے گورنر کا وہاں آنا نہ آنا برابر ہے۔ اسی طرح بقول مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی عیسےٰ علیہ السلام کا آنا نہ آنا برابر ہے۔ کیونکہ وہ تو ایک رخصتی گورنر کی طرح آئینگے جو کسی کو ہدایت یا راہ نمائی نہیں کر سکتے اور نہ کسی کو گمراہی سے بچا سکتے ہیں لیکن یہ بات احادیث نبویؐ کے خلاف ہے۔ کیونکہ احادیث نبوی سے ثابت ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام جس زمانہ میں نازل ہوں گے۔ وہ زمانہ سخت گمراہی کا ہو گا۔ اور وہ اس زمانہ کے آدمیوں کو شریعت محمدیہ کے مطابق عمل پیرا بنائیں گے۔ اور عدل و حکم ہوں گے۔ تو اس سے ثابت ہوا۔ کہ بحیثیت نبی ہی آئیں گے۔ اور امام وقت بھی ہوں گے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام وقت کے لئے کیا فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ امامکم منکم یعنے تمہارا امام تمہیں میں سے ہو گا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ کا امام اسی امت میں سے ہو گا۔ جس سے لازماً عیسےٰ علیہ السلام کے نام پر اسی امت میں سے کسی فرد کا آنا ثابت ہے۔ کیونکہ حوالہ ۳ میں مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے ثابت کیا ہے۔ کہ موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے درخواست کی کہ مجھے اس امت یعنے امت محمدیہ کا نبی بنا دے۔ تو جواب نفی میں ملا۔ پھر درخواست کی۔ کہ اس نبی کا امتی ہی بنا دے۔ تو ارشاد ہوا۔ کہ چونکہ آپ پہلے نبی ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے بعد آئیں گے۔ اس لئے آپ امتی بھی نہیں ہو سکتے یعنے آپ کا مرتبہ وہی نبوت کا رہے گا۔ گویا اس سے یہ مقصد ہے کہ اس امت کا نبی بھی اسی امت میں سے ہو گا۔ اور کوئی پہلا نبی اس امت کا فرد امتی بھی نہیں بن سکتا۔ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف نبی ہو کر آئے تھے۔ اس لئے اس امت کے نبی بنکر نہیں آ سکتے۔ اور نہ امتی بنکر آ سکتے ہیں۔ چونکہ سابقہ نبی ہیں۔ لیکن عیسےٰ علیہ السلام کا آنا حدیث "قولوا خاتم النبیین الخ" سے ثابت ہے۔ جو بحیثیت نبی اور امام ہوں گے۔ اور امام کے لئے آنحضرتؐ کا قول ہے۔ کہ امامکم منکم کہ تمہارا امام تمہیں میں سے ہو گا۔ پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی ضرور آئیں گے۔ لیکن عیسےٰ ابن مریم چونکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور وہ کسی حالت میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے اب اس امت ہی میں سے مسیح ابن مریم کا نام پا کر کوئی اور آئے گا۔ جو آنے والا تھا وہ آ چکا۔ یعنے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام عین وقت پر تشریف لے آئے۔ مبارک ہیں وہ جو اس بابرکت وجود کو پہچانیں۔

(خاکسار محمد شفیع خان یکے از غلامان مسیح موعودؑ)

[1] لیکن یہ بات اچھی طرح یاد رہے۔ کہ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ العیاذ باللہ آپ اس وقت نبوت سے معزول ہو جائیں گے۔ بلکہ اس وقت اس امت میں تشریف لانا بالکل ایسا ہو گا۔ جیسے صوبہ پنجاب کا گورنر رخصت لے کر صوبہ بہار میں اپنے والد کی زیارت کے لئے جائے۔ تو اگرچہ وہ اس وقت بحیثیت گورنری نہیں ہو تا۔ لیکن یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ گورنری سے معزول ہو گیا۔ (ختم النبوۃ فی القرآن ص۱۲۶)

مذاہب غیر

میرزا حسین علی طہرانی

(المعروف)

بہاء اللہ اور اس کا مشن

جریدہ حکمت قاہرہ کے مالک ایک فاضل میرزا محمد مہدی خان زعیم الدولہ و رئیس الحکماء نے ۱۳۲۱ھ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بہاء اللہ ایرانی کے حالات پر مشتمل ایک کتاب شائع کی تھی۔ اور بہاء اللہ کے متعلق یہ مضمون اسی سے ماخوذ سمجھنا چاہیئے۔

پیدائش

مرزا عباس مازندرانی نوری حکومت ایران کے ایک کارندہ تھے۔ اور افسر مال کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ ان کی وفات کے وقت ان کے سات بیٹے تھے۔ میرزا محمد حسن۔ میرزا حسین علی المعروف بہاء اللہ۔ مرزا موسیٰ جس کو بابی کلیم کہتے ہیں۔ میرزا تقی پریشان۔ مرزا رضا قلی طبیب۔ مرزا یحییٰ الملقب بہ صبح ازل مرزا محمد قلی۔ ان میں سے بہاء اللہ اور محمد قلی ایک ہی والدہ کے بطن سے تھے۔ میرزا حسین علی ۱۲۳۳ھ کے محرم کی دوسری تاریخ کو بروز منگل پیدا ہوئے۔

باب کی اتباع

بہاء اللہ نے اپنے دیگر بھائیوں کے ہمراہ طہران میں ہی علوم مروجہ کی تعلیم پائی۔ اور جوان ہو کر علم تصوف کی طرف توجہ کی۔ وہ اکثر صوفیاء سے ملتا اور ان کی صحبت میں رہتا تھا۔ اور صوفیانہ لٹریچر ہی زیادہ تر اس کے زیر مطالعہ رہتا۔ اس کے بھائی صبح ازل کا بھی یہی حال تھا۔ ملا عبد الکریم قزوینی کی تحریک پر یہ دونو بھائی باب کے معتقد ہو گئے۔ اور اس کے مشن میں بہت جوش اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے لگے۔

جلاوطنی

بہاء اللہ نے باب کی تعلیم کی اشاعت کے لئے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ محمد شاہ والئے ایران کی وفات کے بعد جب ناصر الدین تخت نشین ہوا۔ تو انہوں نے پے بہ پے ملک میں شورش شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باب قتل کر دیا گیا۔ اس پر اس کے ایک معتقد محمد صادق نے بادشاہ پر اس کے محل کے قریب ہی قاتلانہ حملہ کیا حکومت ایران کا بیان ہے۔ کہ اس حملہ کی تہ میں بہاء اللہ کی حیلہ کاریاں کام کر رہی تھیں۔ اور دراصل وہی اس کے لئے ذمہ وار ہے۔ چنانچہ بہاء اللہ گرفتار ہو کر زندان میں ڈالا گیا۔ اور اس کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اس وقت کا وزیر اعظم چونکہ اس کا ہم وطن تھا۔ اس لئے اس کی کوشش سے جان بخشی تو ہو گئی۔ لیکن اپنے بائیس رفقاء سمیت اسے بغداد کو جلاوطن کر دیا گیا۔

باب کی جانشینی

کہا جاتا ہے۔ کہ باب نے قتل ہونے سے قبل میرزا یحییٰ المعروف صبح ازل کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ اور اپنے قلم سے ایک دستاویز اس کے متعلق تحریر کر کے اس پر مہر ثبت کر دی تھی۔ اس وصیت میں اس نے لکھا تھا۔ کہ صبح ازل میرا جانشین ہوگا۔ اور میرزا حسین علی اس کا کارندہ۔ اسے چاہیئے۔ کہ صبح ازل کو عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھے۔ تاکوئی اسے گزند نہ پہونچا سکے۔ بہاء نے اس حکم کی تعمیل کی۔ صبح ازل کو لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھا۔ اور خود اس کے قائم مقام کی حیثیت سے لوگوں کو خطاب کرتا رہا۔ شاہ ناصر الدین کے قتل سے قبل بہاء نے صبح ازل کو اپنے معتبر اور معتمد ہمراہیوں کے ساتھ گیلان کی طرف بھیجدیا۔ اور اثناء سفر میں چونکہ اسے گرفتاری کا خدشہ لاحق تھا۔ اس لئے اس نے گدڑی پہن کر اور ہاتھ میں عصا و کشکول لے کر یہ سفر طے کیا۔ اور جب بہاء اللہ جلاوطن ہو کر بغداد آیا۔ تو صبح ازل بھی خفیہ طور پر وہاں اس سے آملا۔ لیکن بدستور لوگوں سے پوشیدہ رہا۔ اور اسی حالت میں وہ عراق۔ استنبول وغیرہ مقامات پر بھی جاتا رہا۔

خانہ جنگی

آخر صبح ازل کو خیال ہوا۔ کہ بہاء نے میری نیابت کے پردہ میں اپنی ایک مستقل حیثیت قائم کر لی ہے۔ اور باب کی جانشینی پر دراصل اس کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جس سے اسے محروم کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے قدم قدم پر باب کی مخالفت شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دونوں میں سخت جنگ و جدال ہوا۔ جو خطرناک صورت اختیار کئے جا رہا تھا۔ مجبور ہو کر امن عامہ کے تحفظ کی خاطر حکومت عثمانیہ کو اس میں مداخلت کرنا پڑی۔ چنانچہ اس نے ایرانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ کے مشورہ سے بہاء کو اس کے پیرؤوں سمیت عکا اور صبح ازل اور اس کے معتقدین کو قبرص بھیجدیا

بہائیوں کا عقیدہ

بہائی اس میں بہاء کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اور ان کا ایمان ہے کہ اصلی خلیفہ وہ خود تھا۔ صبح ازل کو پس پردہ رکھ کر خود اس کی قائم مقامی کی آڑ میں آگے آنا دراصل ایک سیاسی مصلحت اور تدبیر تھی۔ وگرنہ بہائیوں کے عقیدہ کے ماتحت بہاء اللہ ہی جمال القدم اور علۃ العلل ہے۔ اور اسی نے دراصل باب کو مبعوث کیا تھا۔ تا اس کی آمد کی خبر دے۔ خود بہاء اللہ کا بھی دعویٰ ہے کہ میں نے باب کی تربیت کی۔

فرقہ بابیۃ الخلص

بابی یا بہائی لوگوں کے تین گروہ ہیں۔ ایک فرقہ بابیۃ الخلص کہلاتا ہے۔ یہ لوگ صرف باب کے معتقد ہیں۔ اور ان کے جانشین صبح ازل یا بہاء اللہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ صرف "بیان" کو مانتے ہیں۔ اور باب کے بعد کی تمام تصنیفات کو ردی سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کی تعداد فاضل مصری کی تحقیقات کے بموجب چند سو سے زیادہ نہیں۔

فرقہ بابیہ ازلیہ

یہ لوگ صبح ازل کے قائل ہیں۔ اور ان کا ایمان ہے۔ کہ کتاب بیان میں جو پیشگوئی ہے کہ من یظہرہ اللہ او من اراد اللہ اس کا مصداق وہی ہے۔ ان لوگوں کے قبضہ میں بعض خطوط ہیں۔ جو بہاء اللہ نے مرزا یحییٰ کے نام لکھے تھے۔ بہاء کے متبعین کے ابطال میں یہ لوگ ان خطوط سے استدلال کرتے ہیں یہ لوگ باب اور بہاء دونو سے بیزار ہیں۔ بلکہ بہائیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر و باطن میں ان پر لعنت کرتے ہیں۔ اور ان کے جان و مال کو اپنے لئے مباح سمجھتے ہیں۔ تقیہ پر عمل کرتے ہیں اور اپنے تمام امور کو صیغہ راز میں رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی پہچان اور باہم خفیہ گفتگو کے لئے انہوں نے خاص رموز و اشارات بنا رکھے ہیں۔ ان کی تعداد قریبا دو ہزار ہے۔

فرقہ بابیہ و بہائیہ

یہ لوگ بہاء کی الوہیت و ربوبیت کے قائل ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بہاء ہی نے رسل کو دنیا میں مبعوث کیا تھا۔ ان لوگوں کی تعداد ایران میں تین ہزار اور دیگر ممالک میں دو ہزار ہے۔ فاضل مصنف کی تحقیقات ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں میں غلو جزو دین ہے۔ اس لئے یہ لوگ اپنی تعداد کئی لاکھ بتاتے ہیں۔ مگر یہ قطعًا غلط ہے۔

فرقہ بابیہ عباسیہ

بہاء اللہ کا ایک بیٹا عباس نامی تھا۔ جو جمادی الاول ۱۲۶۰ھ میں طہران کے مقام پر پیدا ہوا۔ بعض بہائی بہاء کی طرح اس کے بیٹے عباس کی بھی تحمید و تقدیس کرتے ہیں۔ بلکہ بعض تو بہاء کو بھی اس کا مبشر قرار دیتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی قابلیت و کوشش سے بہائیت کو نمایاں کر دیا تھا۔ اور اس کی تائید میں بہت کچھ نظم و نثر میں لکھا۔ بہاء کی وفات کے بعد یہ بہائیوں کا سردار مقرر ہوا۔ اور احکام میں ترمیم۔ تنسیخ اور رد و بدل شروع کر دیا۔ اس پر بعض لوگ اس سے علیحدہ ہو گئے۔ مگر بعض نے اسے ہی اصل سمجھ لیا۔

فرقہ بابیہ بہائیہ کی ایک شاخ

عباس سے جو لوگ علیحدہ ہو گئے۔ انہوں نے اس کے بھائی میرزا محمد علی کے ساتھ رشتہ جوڑا۔ اور عباس کے خلاف بہت کچھ پروپیگنڈا کیا۔ اور اسے دین بہاء سے خارج قرار دیا۔ اور کافر ٹھہرایا۔ ان کی جم طرف سے اس قسم کا عربی و فارسی لٹریچر ہندوستان میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اس طرح گویا فرقہ بابیہ بہائیہ کے بھی دو فرقے ہوئے۔ محمد علی کے ساتھیوں کا نام ناقضین ہے۔ اور عباس کے پیروؤں کو مارقین کہتے ہیں۔ یہ دونو ایک دوسرے کو کافر کہتے اور باہم اکل و شرب بھی حرام سمجھتے ہیں۔

ہندوستان بھر میں سیرت النبیؐ کے کامیاب جلسے

کپورتھلہ میں جلسہ

مسجد احمدیہ میں ۴ بجے شام سے ۶ بجے تک مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے کیا کچھ کیا کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ حاضرین کی تعداد بہت کافی تھی۔ حاضرین نے مولوی صاحب کی تقریر نہایت ذوق وشوق سے سنی۔ اجلاس دوم بعد نماز مغرب ہوا۔ جس میں جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے جو حسن اتفاق سے کپورتھلہ میں تھے۔ ہماری دعوت پر تقریباً پون گھنٹہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہونے کی ترغیب اور تبلیغ اسلام کی اہمیت کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ یہ اجلاس بھی کامیابی سے ختم ہوا ؎ (سکرٹری انجمن احمدیہ کپورتھلہ)

ہوشیارپور میں جلسہ

۲۶ر نومبر سیرت النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت جناب میاں علی محمد صاحب سجادہ نشین لسی منعقد ہوا۔ پروفیسر پارک صاحب نے نہایت برجستہ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ملک مولا بخش صاحب احمدی نے "رسول کریم صلعم نے بنی نوع انسان کو غلامی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے کیا کچھ کیا" پر تقریر فرمائی۔ اور جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا

(خاکسار سعید احمد)

ڈھڈہ رانجھا میں جلسہ

۲۶ر نومبر کی صبح کو تمام شہر میں ہندو دوکانداروں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور مولوی رفیع الدین صاحب نے تقریر کی ؎

(خاکسار مہدی شاہ)

اکال گڑھ میں جلسہ

اللہ تعالے کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ حاضری اڑھائی تین سو کے قریب تھی ؎ (خاکسار عبد الرحمٰن ملتانی قادیان)

قصور میں جلسہ

۲۶ر نومبر جلسہ سیرت النبیؐ ۷ بجے شام منعقد کیا گیا۔ فرائض صدارت ایک معزز غیر احمدی دوست شیخ غلام محی الدین صاحب سابق پریذیڈنٹ مونسپل کمیٹی نے انجام دئے۔ اور جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب فاضل مصری نے اس موضوع پر کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیوی معاملات میں بنی نوع انسان کو اصولاً وعملاً کیا ہدایات دیں۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک ہزار ٹریکٹ بھی تقسیم کیا گیا ؎

(خاکسار سید بہادر علی شاہ سکرٹری تبلیغ)

نابھہ میں جلسہ

۸ بجے شب جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن ونعت خوانی کے بعد جناب صدر شیخ قدرت اللہ صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت حاضرین پر واضح کی۔ بعدہ جناب مولوی فخر الدین صاحب نے انسان کامل کے عنوان پر تقریر شروع کی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی کامیاب تقریر میں آپ نے ثابت کیا کہ حقوق اللہ وحقوق العباد کو اتم طور پر پورا کرنے والے آپ ہی تھے دوسری تقریر شیخ عبد القادر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر کی۔ جلسہ خدا کے فضل وکرم سے پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ پر رونق وقوع میں آیا ؎ (خاکسار نیاز قریشی ممبر انصار اللہ)

نور محل میں جلسہ

۲۶ر نومبر جلسہ سیرت النبیؐ نہایت کامیاب رہا۔ جناب سید بشارت علی شاہ صاحب میونسپل کمشنر صدر تھے۔ حاضری امید سے بڑھ کر تھی۔ ہر مذہب وملت اور ہر طبقہ کے لوگ مستفید ہوئے۔ سید محمد اقبال حسین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے جلسہ کی غرض ایک مختصر مگر پُر مغز تقریر میں بیان کی۔ بعد ازاں مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل وحافظ محمد حسن صاحب مولوی فاضل نے مقررہ مضامین نہایت شرح وبسط سے بیان فرمائے۔ آخر میں پھر سید محمد اقبال حسین صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا ؎

اس جلسہ کے علاوہ اسی دن زنانہ جلسہ علیحدہ زیر صدارت بیگم صاحبہ مرزا محمد اسحاق ریذیڈنٹ انجنیئر بمبئی وزیر انتظام جناب رضیہ بیگم ومحمودہ بیگم صاحبہ نہایت خوش اسلوبی سے ہوا۔ حاضرات کافی سے زیادہ تھیں۔ علاوہ مولوی محمد حسن صاحب کے مواعظ حسنہ کے جناب صدر کا لیکچر مستورات میں بہت مقبول رہا ؎

(خاکسار تفضل حسین نور محل۔ ضلع جالندھر)

بنگہ میں جلسہ

جلسہ منعقد کیا گیا۔ ممبران انصار اللہ بنگہ نے مؤثر تقریریں کیں جن کو سنکر مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے سامعین بھی خوش ہوئے ؎ (نامہ نگار)

لنگیری میں جلسہ

ممبران انصار اللہ بنگہ نے موضع لنگیری میں بھی سیرت النبیؐ کا جلسہ کیا۔ جس میں غیر احمدیوں نے خصوصیت سے شمولیت کی۔ اور علاوہ مردوں کے عورتیں بھی کثرت سے شامل ہوئیں۔

خاکسار

فضل الدین احمدی سکرٹری تبلیغ

لجنہ اماء اللہ کاٹھ گڑھ کی مساعی

یوم النبیؐ سے ایک دن قبل احمدی مستورات مدرسۃ البنات کاٹھ گڑھ میں جمع ہوئیں۔ اور جنابہ جنت بی بی اہلیہ چودہری عبد المنان خان صاحب امیر جماعت کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ تلاوت ونعت خوانی کے بعد عاجزہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صنف نازک پر احسانات کے موضوع پر آمنہ بیگم بنت چودہری عبد المنان صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات متعلق تربیت اولاد پر اور امۃ اللہ بیگم بنت چودہری عبد الحی صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری باتیں کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ ازاں بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے ایک مضمون پڑھا۔ غیر احمدی مستورات پر اس جلسہ کا خاص طور پر اثر ہوا۔ ۲۶ر نومبر کو عاجزہ جنابہ امیر بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی عبد السلام صاحب مرحوم وامۃ اللہ بیگم بنت چودہری عبد الحی خان صاحب وتاج بی بی اہلیہ محمد حسین صاحب مواضعات میں گئیں۔ پہلے موضع رائے پور میں مستورات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی بیان کئے۔ پھر موضع شگل میں گئیں۔ جہاں رائے پور سے بھی بڑھ کر کامیابی ہوئی۔

(خاکسار امۃ القیوم سکرٹری لجنہ اماء اللہ کاٹھ گڑھ)

ضلع ہوشیارپور میں جلسے

(۱) کاٹھ گڑھ ۲۶ر نومبر پنڈت بھلا رام صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ پہلے خاکسار نے تین ہندوؤں کے مضمون جو رسول کریمؐ کے متعلق لکھے ہوئے تھے سنائے۔ پھر چودہری عبد القدیر خان صاحب نے رسول کریمؐ کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد منشی محمد ابراہیم صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بعض حوالجات بیان کئے۔ بعد ازاں پریذیڈنٹ صاحب کی تقریر پر جلسہ ختم ہوا۔

(خاکسار عبد المنان)

(۲) جنڈی چاہل۔ جلال پور۔ تینوں گاؤں میں مولوی عبد المومن خان۔ محمد نواز خاں۔ اور عبد الرحیم صاحبان نے سیرت النبیؐ پر تقریریں کیں۔ جنہیں لوگوں نے توجہ سے سنا۔ (نامہ نگار)

(۳) حسن پور خورد کشن پور۔ بھرتھلہ میں چودہری عبد المجید خان چودہری نعمت خان اور چودہری عبد الواحد خان نے مختلف لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی سنائے۔ (نامہ نگار)

(۴) بچھواں پنیالی خورد بھلے۔ ان تینوں مقامات میں علی محمد خان۔ عبد الرحیم۔ بابو جان۔ محمد حسین۔ عبد الصمد۔ اور فضل محمد خان گئے۔ جنہوں نے حتی الامکان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ (نامہ نگار)

(۵) چمارڑی۔ نتھانگل وسدرا پور منشی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کاٹھ گڑھ اور ماسٹر عطاء اللہ صاحب نے ان مقامات پر اپنے فرائض کو ادا کیا۔ (نامہ نگار)

کوٹ سارنگ میں جلسہ

جامع مسجد میں زیر اہتمام مولوی رکن الدین صاحب امام مسجد جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی۔ پھر مولوی دوست محمد صاحب نے واقعۂ ہجرت پر اظہار خیالات کیا۔ اس کے بعد منشی حیات محمد صاحب ہیڈ ماسٹر۔ منشی چن پیر صاحب نائب مدرس مولوی کرم الٰہی صاحب امام مسجد اور منشی محمد اکبر صاحب نے الفضل میں سے بعض مضامین پڑھ کر سنائے۔ (خاکسار حیات محمد)

نرگھی ضلع اٹک میں جلسہ

گو ابر چھایا ہوا تھا۔ اور بوندا باندی بھی تھی۔ تاہم جلسہ کیا گیا گو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ سن کر بے حد محظوظ ہوئے (خاکسار غلام محی الدین قانت)

مرالی میں جلسہ

۲۶ر نومبر مسجد موضع مرالی میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے عوام کو از حد فائدہ ہوا۔ (خاکسار فضل حسین)

دھوم میں جلسہ

لوئر مڈل سکول دھوم میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اصحاب بھی شامل تھے۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی میں سے آپ کا بیویوں کے ساتھ سلوک۔ مہمان نوازی۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی اور یاد الٰہی وغیرہ پہلو بیان کئے۔ اور دعا مانگی۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو ہادیٔ اسلام کی طرح نیک عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (خاکسار امیر حسین)

لوٹیری میں جلسہ

زیر صدارت قاضی غلام رسول صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ پر تبصرہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ کے ایک شاگرد نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات بیان کئے۔ پھر ملک نواب خان صاحب نمبردار دیہہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات حسنہ کا ذکر فرمایا۔ ازاں بعد فدوی نے ایک مضمون از الفضل شان محمد پڑھ کر سنایا۔ (خاکسار غلام مرتضےٰ)

دیوال میں جلسہ

۲۶ر نومبر جلسہ کیا گیا۔ جس میں کمترین نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک غلاموں سے کس طرح تھا۔ (خاکسار حافظ احمد)

چوکھنڈی میں جلسہ

۲۶ر نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں کمترین نے جلسہ قائم کرنے کا اصلی مقصد بتایا۔ اور اخبار الفضل سے دو مضمون لوگوں کو سنائے۔ (خاکسار رستم الدین)

موگلہ ضلع اٹک میں جلسہ

سیرۃ النبیؐ کا جلسہ پرائمری سکول موگلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کئے۔ میاں غلام علی صاحب نے ایک مؤثر تقریر سے حاضرین کو رسول پاک کی خوبیوں اور اسلام کی عظمت وحرمت سے آگاہ کیا آخر میں ملک لال خان اور ملک سلطان خان نے تقریریں کیں۔ جن سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار غلام محمد)

چانگریاں ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۲۶ر نومبر کو سیرۃ النبیؐ پر مولوی تاج الدین و مستری نظام الدین صاحبان نے تقریریں کیں۔ سردار کھڑک سنگھ صاحب ساکن کھرپہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کئے۔ اور خاکسار نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہو کر غلاموں پر کیسے احسان کئے اور کیسے آزادی کی بنیاد ڈالی۔ (خاکسار غلام رسول)

لوہیاں ضلع جالندھر میں جلسہ

۲۶ نومبر۔ پہلا اجلاس زیر صدارت منشی عبد القادر صاحب احمدی ہوا۔ جس میں خاکسار نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح و امن کے شہزادہ تھے۔ بعد ازاں مولوی سید احمد علی صاحب نے جو قادیان سے آئے تھے۔ تقریر کی۔ دوسرے اجلاس میں بھی مولوی صاحب موصوف نے مدلل تقریر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر فرمائی۔ (خاکسار عطار محمد سکرٹری جماعت احمدیہ لوہیاں)

ہسولہ ضلع جہلم میں جلسہ

سیرۃ خاتم النبیین کا جلسہ ۲۶ر نومبر کو موضع بھرپور فرہووہ و ہسولہ میں کیا گیا۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ (نامہ نگار)

شیخ پور ضلع گجرات میں جلسہ

سیرت النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ جس میں غیر احمدی اصحاب کثرت سے شامل ہوئے۔ میاں میراں بخش صاحب صدر تھے۔ دو احمدی احباب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح اور سیرت پر روشنی ڈالی۔ (خاکسار الٰہی بخش)

فتح آباد میں جلسہ

آغا بشیر احمد صاحب تحصیلدار و اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر غلام حیدر صاحب و ممبران کمیٹی معہ دیگر اہل ہنود و مسلمان جلسہ میں تشریف لائے۔ میر محمد یوسف صاحب احمدی عرائض نویس اور منشی اللہ بندہ صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں آغا بشیر احمد صاحب تحصیلدار فتح آباد نے دعائیہ تقریر کی۔ (خاکسار عبد القدوس اوورسیر)

ڈھوک مصاحب ضلع کیمل پور میں جلسہ

۲۶ر نومبر سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی غلام حسین صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور حضور کی ہر دلعزیزی اور امانت و صداقت کے واقعات عمدہ پیرایہ میں بیان کئے۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک مضمون میں بتلایا۔ کہ حضور علیہ السلام اندھوں۔ بہروں غریبوں اور مسکینوں کے کس قدر غمخوار تھے۔ (خاکسار فضل حسین)

سگھری ضلع اٹک میں جلسہ

جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت حافظ محمد زبیر صاحب امام مسجد منعقد ہوا۔ راقم الحروف نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ و عادات پسندیدہ پر سید محمد امیر حسین شاہ صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات بیکسوں۔ محتاجوں وغیرہ پر۔ صدر جلسہ نے جناب سرور عالم کے معلم خیر ہونے کی حیثیت پر اور حافظ فضل احمد صاحب نے اس موضوع پر کہ اسلام نے معاملات دنیویہ میں کس طرح راہ نمائی کی ہے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

جلوال میں جلسہ

زیر صدارت ملک نور خان صاحب جلسہ ہوا۔ خاکسار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات حسنہ پر منشی محمد زمان خان ٹیچر سکول نے جناب سرور کائنات کی پاکیزہ زندگی پر اور محمد یعقوب خان صاحب نے ایک مضمون "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت" پر پڑھا۔ جس سے حاضرین نہایت مستفید ہوئے (خاکسار فضل کریم)

کندرالہ ضلع اٹک میں جلسہ

زیر صدارت ملک ہدایت خان صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں ملک احمد خان صاحب پٹواری دیہہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عادات حسنہ پر اور راقم الحروف نے "آنحضرت صلعم کی حیثیت" پر تقریر کی۔ (خاکسار یعقوب خان)

تمل تحصیل پنڈی گھیب میں جلسہ

سیرت النبیؐ کے جلسہ میں خاکسار نے ایک تقریر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت پر کی۔ جس سے حاضرین اچھا اثر لے کر گئے (خاکسار عطر خان)

سرگودہا میں جلسہ

سیرت النبیؐ کے متعلق ۲۶ر نومبر کو پہلے زنانہ اجلاس ہوا۔ جس میں سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ و دیگر خواتین لجنہ نے اپنے اپنے مضامین پڑھے۔ علاوہ ازیں اس جلسہ میں ٹریکٹ شان محمد از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیاں از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نیز ایک اور ٹریکٹ تقسیم کیا گیا۔ سہ پہر کو مردوں کا جلسہ بمقام کمپنی باغ منعقد ہوا۔ مولوی غلام نبی صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا نے تقریریں کیں۔ دوسرا اجلاس رات کے ۸ بجے زیر صدارت حافظ عبد العلی صاحب بی۔ اے شروع ہوا۔ جس میں عبد الحفیظ صاحب طالب علم جماعت دہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پر ایک اعلےٰ مضمون پڑھا۔ ازاں بعد ملک کرم الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ (علیگ) نے رسول کریم صلعم کی شان کے متعلق ایک عالمانہ تقریر کی۔ بعد ازاں میر قائم حسین صاحب پیش امام

ان خریداران الفضل کا چندہ ختم ہے

جلسہ پر ادا فرمادیں۔ ورنہ وی پی ہوگا

مندرجہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ دسمبر و ۱۵ جنوری کے درمیان ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر یا دستی چندہ داخل فرمادیں۔ ورنہ جنوری کے پہلے ہفتے ضرور وی پی ہونگے۔ جو انکاری آنے پر پرچہ کی روانگی تا وصولی روک دی جائے گی۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام
۲۳	ڈاکٹر فتح الدین صاحب
۳۴	ملک خدابخش صاحب
۶۱	چوہدری غلام احمد صاحب
۸۹	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب
۱۳۴	خانبہادر شیخ محمد حسین صاحب
۱۷۲	بابو عبدالرحمٰن صاحب
۱۷۶	مولوی عبدالعزیز صاحب
۱۷۷	ڈاکٹر پیر محمد حسین شاہ صاحب
۱۸۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۲۱۳	بابو محمد عثمان صاحب
۲۱۴	بابو محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی صاحب
۲۵۸	بابو اکبر علی صاحب
۲۷۵	میاں غلام احمد صاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۲۹۹	امی کوباکٹی
۳۲۷	عبدالغفار خان صاحب
۳۶۰	غلام مصطفےٰ خان صاحب
۳۶۲	عبدالغفور صاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۳۷۴	حکیم احمد الدین صاحب
۴۴۵	مولوی رفیع الدین صاحب
۵۰۴	میاں محمد سلیمان صاحب
۵۰۹	شیخ محمد حسین صاحب
۵۵۷	شیخ منظور علی صاحب
۶۱۶	چوہدری غلام سرور صاحب
۶۲۰	خان غلام محی الدین صاحب
۶۶۹	راجہ علی محمد صاحب
۶۷۸	سید غلام صفدر صاحب
۸۳۸	چوہدری اللہ داد خان صاحب
۸۵۴	مرزا غلام قادر صاحب
۸۷۰	نیاز محمد صاحب
۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۸۸۴	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۹۷۹	میاں خوشی محمد صاحب
۱۰۴۰	منشی غلام حسین صاحب
۱۰۵۱	ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۰۵۳	منشی محمد نذیر خان صاحب
۱۱۴۱	میاں محمد صاحب
۱۱۵۳	بابو عبدالغفور صاحب
۱۱۶۵	حاجی عبدالقدوس صاحب
۱۲۷۶	خان بہادر محمد علی خان صاحب
۱۲۸۵	چوہدری غلام جیلانی خان صاحب
۱۲۹۸	شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۳۳۲	حشمت اللہ صاحب
۱۴۲۷	مفتی گلزار احمد صاحب
۱۴۷۷	شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۸۶	ایم غازی الدین محمد یوسف صاحب
۱۴۹۲	چوہدری محمد حیات صاحب
۱۵۴۰	حیات محمد صاحب
۱۵۲۷	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۲۸	محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۳۰	میاں محمد علی صاحب
۱۶۹۹	محمد عبدالمجید صاحب
۱۷۱۷	چوہدری بشارت علی خان صاحب
۱۷۲۲	چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۷۳۱	سید عباس علی شاہ صاحب
۱۷۸۸	سید طفیل محمد شاہ صاحب
۱۷۹۳	شیخ کریم اللہ صاحب
۱۸۲۶	عبدالستار صاحب
۱۸۳۸	منشی بلند خان صاحب
۱۹۱۱	میاں جان محمد صاحب
۱۹۱۳	بابو عبداللہ خان صاحب
۱۹۹۵	سردار محمد خان صاحب
۲۰۰۲	میاں نصیر الدین صاحب
۲۰۱۲	عبدالجلیل خان صاحب
۲۰۴۴	منشی فیض محمد صاحب
۲۱۷۲	کریم داد خان صاحب
۲۲۰۴	دوست محمد و امیر الدین صاحب
۲۲۰۵	چوہدری محمد حیات خان صاحب
۲۲۰۶	امیر حسین صاحب
۲۲۱۸	چوہدری نورالدین صاحب
۲۳۲۹	نقیر اللہ صاحب
۲۳۷۶	محمد عبدالرشید خان صاحب
۲۴۹۸	عنایت حسین خان صاحب
۲۶۳۳	وزیر علی صاحب
۲۷۲۰	میر امام بخش صاحب
۲۷۳۷	حاجی میراں بخش صاحب
۲۷۴۰	چوہدری عطاء محمد صاحب
۲۷۶۰	میاں احمد الدین صاحب
۲۷۸۱	مہدی حسین صاحب
۲۹۱۷	منشی محمد حسین صاحب
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب
۳۱۲۰	بقاء اللہ صاحب
۳۱۵۸	شیخ عبدالمالک صاحب
۳۲۴۲	روشن الدین صاحب
۳۴۷۱	محمد نوشہ خان صاحب
۳۴۷۹	قریشی عبدالمجید صاحب
۳۴۸۶	سید احمد صاحب وکیل
۳۵۲۶	شمس الدین صاحب
۳۵۸۳	عبدالرحمٰن صاحب
۳۵۹۴	ایس منظور الدین صاحب
۳۶۷۳	سید محمد یوسف صاحب
۳۷۰۶	چوہدری مولا بخش صاحب
۳۷۴۳	حافظ فیض بخش صاحب
۳۷۷۹	محمد امین صاحب
۳۹۹۰	احمد صاحب
۴۰۱۱	شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۲	چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۰۱۶	شیخ فضل الرحمٰن صاحب
۴۰۴۲	چوہدری جلال الدین صاحب
۴۱۲۰	غلام حسین صاحب
۴۱۲۳	چوہدری نظام الدین صاحب
۴۱۷۴	محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۸۳	محمد یوسف محمد ابراہیم صاحب
۴۳۳۱	عزیز سوبیر خان صاحب
۴۵۳۵	ایس۔ ایم عبداللہ صاحب
۴۵۵۷	شاہ محمد صاحب
۴۶۲۶	خیر الدین سراج
۴۶۶۹	سید غلام رسول صاحب
۴۷۷۱	احمد خان صاحب
۴۸۱۶	علی حسن صاحب
۴۸۸۵	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۲۱۴	امرات اللہ صاحب
۵۲۲۴	منشی غلام احمد صاحب
۵۲۳۱	چوہدری محمد بخش صاحب
۵۲۳۳	محبوب عالم صاحب
۵۲۶۵	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب
۵۲۸۱	مولوی محمد کریم صاحب
۵۳۰۶	عبداللطیف صاحب
۵۴۸۰	محمد عبداللہ صاحب
۵۵۰۵	فضل الدین صاحب
۵۵۴۶	عبدالرحمٰن صاحب
۵۵۵۱	برکت علی صاحب
۵۵۷۱	چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۵۸۰	چوہدری عبداللہ خان صاحب
۵۵۹۶	میاں رحمت اللہ صاحب
۵۶۹۴	مولوی نور محمد صاحب
۵۷۷۸	محمد عبدالستار صاحب
۵۸۴۹	علی بخش صاحب
۶۰۲۴	رسالدار حاکم علی خان صاحب
۶۰۳۴	شیخ عبداللہ۔ غلام محمد صاحب
۶۱۲۰	گلزار احمد صاحب
۶۲۳۴	سردار بہادر خان صاحب
۶۲۶۰	محمد یٰسین صاحب
۶۳۶۷	اللہ بخش صاحب
۶۳۸۲	مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۸۷	محمد اسمٰعیل صاحب
۶۳۹۴	مرزا مبارک بیگ صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۶۵۱۱	غلام مصطفیٰ خان صاحب
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب
۶۶۵۸	کریم بخش صاحب
۶۷۴۵	غلام سرور خان صاحب
۶۷۷۳	عبدالعزیز خان صاحب
۶۷۷۴	سراج الدین صاحب
۶۷۸۶	عبدالرحیم صاحب
۶۸۲۵	ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۶۸۹۳	چوہدری اللہ داد صاحب
۶۹۰۳	عبدالحلیم صاحب
۶۹۲۲	حکیم تاج محمد صاحب
۷۰۰۱	صوبیدار محمد خان صاحب
۷۰۸۳	ولی اللہ صاحب
۷۱۴۰	مصاحب خان صاحب
۷۲۲۱	سید موسیٰ رضا
۷۲۴۵	محمد رحیم الدین صاحب
۷۲۵۶	ماسٹر محمد اکبر صاحب
۷۳۵۵	ملک شیر بہادر خان صاحب
۷۳۶۶	قاضی فضل الٰہی صاحب
۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۱۱	شیخ علی گوہر صاحب
۷۴۹۵	بابو محمد حنیف صاحب
۷۵۰۳	عبدالرحیم صاحب
۷۵۳۰	محمد ابراہیم صاحب
۷۵۴۲	منشی عبدالحمید صاحب
۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۶۱	چوہدری حاکم علی صاحب
۷۶۸۷	چوہدری فیروز الدین صاحب
۷۷۲۱	چوہدری عبدالرحیم صاحب
۷۷۷۵	ایم نادر خان صاحب
۷۷۷۶	فیض احمد صاحب
۷۷۷۸	میاں عطاء اللہ صاحب
۷۷۹۰	محمد صادق صاحب
۷۸۳۴	مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۹۲۸	سید سعید احمد صاحب
۷۹۵۲	احمد حسین سعید صاحب
۷۹۵۸	مولوی عبدالعزیز صاحب
۷۹۶۹	چوہدری لقب الدین صاحب
۷۹۸۰	شیخ محمد عبداللہ صاحب
۸۰۰۰	ارشاد علی شاہ صاحب
۸۰۰۵	عطاء الٰہی صاحب
۸۰۰۶	حاجی علی محمد صاحب
۸۰۲۵	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۱۲۸	چوہدری عزیز اللہ خان صاحب
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۷۵	ڈاکٹر کرم الدین صاحب
۸۲۲۰	شیر محمد ولد حاجی محمد
۸۲۴۲	ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۶۲	محمد عبدالحق صاحب
۸۳۰۳	غلام نبی صاحب
۸۳۱۰	امام الدین صاحب
۸۳۱۹	خواجہ محمد شفیع صاحب
۸۳۶۵	محمد عزیز صاحب
۸۴۴۹	ایم۔ احمد گل صاحب
۸۴۶۶	غلام نبی صاحب
۸۴۷۹	اللہ دتہ صاحب
۸۴۹۰	کرم الدین صاحب
۸۵۰۸	شیخ عبدالحمید صاحب
۸۵۰۹	قاضی نور احمد صاحب
۸۵۱۱	ڈاکٹر لال دین صاحب
۸۵۲۵	چوہدری محمد بخش صاحب
۸۵۳۰	ڈاکٹر عبدالصمد صاحب
۸۵۳۱	حکیم فضل حسین صاحب
۸۵۸۵	عبدالعزیز صاحب [illegible]
۸۵۸۶	ایچ حیدر صاحب
۸۶۰۳	فقیر عبداللہ خان صاحب
۸۶۰۵	جلال الدین صاحب
۸۶۴۱	احمد الدین صاحب
۸۶۴۲	محمد حسین صاحب
۸۶۴۳	اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۴۶	ممتاز علی خان صاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب

۸۶۷۲ سید محمد شاہ صاحب
۸۶۸۳ بشیر احمد شاہ صاحب
۸۶۹۰ غلام حسین صاحب
۸۷۲۱ چوہدری بیرم خانصاحب
۸۷۳۰ صلاح الدین احمد صاحب
۸۷۴۶ چوہدری امداد علی خانصاحب
۸۷۵۵ چوہدری کریم بخش صاحب
۸۷۸۹ میاں محمد یوسف صاحب
۸۷۹۱ محمد عباس صاحب
۸۸۰۳ محمد یعقوب خانصاحب
۸۸۰۷ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۸۸۱۸ عبد الغنی صاحب
۸۸۳۵ حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۸۳۸ شیخ مشتاق حسین صاحب
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۸۶ فقیر محمد صاحب
۸۹۹۶ سید محبوب عالم صاحب
۹۰۱۷ حوالدار مظفر خان
۹۰۴۸ منشی غلام محی الدین صاحب
۹۰۵۹ میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۸۱ شیخ محمد علی صاحب
۹۱۰۲ فیض محمد صاحب
۹۱۰۳ ملک عبد الرحیم صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب
۹۱۰۸ محمد خورشید عالم صاحب
۹۱۲۰ علم الدین صاحب
۹۱۲۳ محمد حسین خان صاحب
۹۱۴۳ رانا فیض بخش صاحب
۹۱۴۸ سپرنٹنڈنٹ صاحب
۹۱۵۳ جناب ام طاہر صاحبہ
۹۱۹۳ حاجی جلال دین صاحب
۹۲۱۱ جمال الدین صاحب
۹۲۱۲ ایم۔ اے سبحان صاحب
۹۲۳۵ پروفیسر عبد الحق صاحب
۹۲۳۷ حاجی بلادل صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۵۴ محمد منیر صاحب
۹۲۷۴ سیکرٹری دیندار صاحب
۹۲۸۷ غلام احمد صاحب
۹۲۸۸ سید محمد مسعود صاحب

۹۳۰۷ میاں بلند بخش صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۳۲۳ شیخ اسماعیل ابراہیم
۹۳۳۲ امام الدین صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبد الحی صاحب
۹۳۴۶ محمد عبد اللہ صاحب
۹۳۷۶ عبد السلام صاحب
۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
۹۳۸۶ مولوی اے۔ آر۔ ایم خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۹۰ لفٹیننٹ کے عبد المجید صاحب
۹۳۹۳ علی حیدر خان صاحب
۹۳۹۷ مرزا عبد العزیز صاحب
۹۳۹۸ چوہدری محمد بشیر صاحب
۹۴۰۰ اے ایف خانصاحب
۹۴۰۷ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۴۰۹ دوست محمد صاحب
۹۴۱۱ محمد ابراہیم صاحب
۹۴۱۵ ڈاکٹر حکیم عبد الرحیم صاحب
۹۴۲۵ منظور احمد صاحب
۹۴۴۷ محی الدین صاحب
۹۴۷۵ محمدی بیگم صاحبہ
۹۴۸۰ ملک عزیز احمد صاحب
۹۴۸۵ عنایت اللہ صاحب
۹۴۹۷ شیخ عطا محمد صاحب
۹۵۰۵ شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۰۹ محمد رمضان صاحب
۹۵۱۰ اے جی گلاس صاحب
۹۵۲۵ کے دین صاحب
۹۵۲۶ خانصاحب عبد العلیم صاحب
۹۵۵۶ مولوی عبد اللطیف صاحب
۹۵۸۷ مولوی عبد الماجد صاحب
۹۵۹۲ چوہدری قمر الدین خانصاحب
۹۵۹۳ مولوی محمد فضل صاحب
۹۵۹۷ ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۵۹۸ سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۰ محمد ابراہیم صاحب
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب

۹۶۰۵ مولوی محمد علی صاحب
۹۶۰۸ مولوی محمد اسحٰق صاحب
۹۶۰۹ بابو محمود احمد صاحب
۹۶۱۱ چوہدری محمد صادق صاحب
۹۶۱۳ فیروز الدین صاحب
۹۶۱۶ سید ہاشم علی صاحب
۹۶۱۸ شیخ دلاور علی صاحب
۹۶۲۰ چوہدری محمد الدین صاحب
۹۶۲۲ لفٹیننٹ ایجوٹنٹ ہادی علی خان صاحب
۹۶۲۳ غلام محمد صاحب
۹۶۲۶ شیخ میاں خان صاحب
۹۶۲۷ میاں احمد الدین صاحب
۹۶۲۸ منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۲۹ حاجی طفیل احمد صاحب
۹۶۳۱ محمد عبد اللہ صاحب
۹۶۳۸ عنایت اللہ صاحب
۹۶۳۹ بہاء الحق صاحب
۹۶۴۴ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد القادر صاحب
۹۶۴۵ محمد منیر الدین صاحب
۹۶۴۶ سردار محمد نواز خان صاحب
۹۶۵۰ چوہدری خدا بخش صاحب
۹۶۶۰ مولوی محمد حسین صاحب
۹۶۶۹ میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۷۶ میاں محمد الدین صاحب
۹۶۸۷ ایچ۔ ایم صاحب
۹۶۹۳ چوہدری مبارک احمد صاحب
۹۷۰۶ سردار شیر بہادر خان صاحب
۹۷۲۶ منشی نور محمد صاحب
۹۷۳۳ چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷۳۵ شیخ فضل حق صاحب
۹۷۳۹ عزیز الدین صاحب
۹۷۴۰ غلام قادر صاحب
۹۷۴۹ حکیم خواجہ کرم داد صاحب
۹۷۶۹ دی آنریری سکرٹری
۹۸۰۹ محمد یوسف صاحب
۹۸۲۸ منشی صدر الدین صاحب

۹۸۳۴ مختار احمد صاحب
۹۸۳۵ مسیح الدین احمد صاحب
۹۸۵۰ رشید محمد خان صاحب
۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۸۶۸ محمد حیات صاحب
۹۸۶۹ چوہدری غلام علی صاحب
۹۸۷۰ عبد الرحیم خان صاحب
۹۸۷۲ منشی امام الدین صاحب
۹۸۷۳ سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۷۴ عبد اللہ صاحب
۹۸۷۶ قیس محمودی
۹۸۷۵ سید زین العابدین
۹۸۸۱ صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۲ چوہدری مبارک احمد صاحب
۹۸۸۳ سید سمیع اللہ شاہ صاحب
۹۸۸۴ مستری رحیم بخش صاحب
۹۸۸۶ اے ایس میاں صاحب
۹۸۸۷ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۲ محمد بخش صاحب
۹۸۹۳ منشی کریم الدین صاحب
۹۸۹۷ ماسٹر امیر عالم صاحب
۹۸۹۹ وزیر علی صاحب
۹۹۰۲ شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۰۹ خان شیر افضل خاں
۹۹۱۱ محمد الدین صاحب
۹۹۱۷ محمد عبد الرحمٰن صاحب
۹۹۲۲ محمد بشیر صاحب
۹۹۲۴ محمد فضل کریم صاحب
۹۹۴۴ مستری سلطان بخش صاحب
۹۹۵۲ دین محمد صاحب
۹۹۵۹ مولوی قمر الدین صاحب
۹۹۶۳ منشی نور الدین صاحب
۹۹۷۰ محمد رمضان و عبد اللہ
۹۹۷۱ امجد علی صاحب
۹۹۷۴ راجہ یار محمد خان صاحب
۹۹۷۸ حکیم عبد الصمد صاحب
۹۹۸۲ چوہدری رحمت خان
۹۹۸۶ شرف الدین صاحب
۹۹۸۷ غلام محمد صاحب

۹۹۸۸ محمد ممتاز علی خان
۹۹۹۰ الٰہی بخش صاحب
۹۹۹۲ شیخ غلام رسول صاحب
۹۹۹۳ چوہدری عبد الجلیل صاحب
۹۹۹۴ مولوی محمد حسین صاحب
۹۹۹۷ مولوی محمد شریف صاحب
۹۹۹۹ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۰۰۰ سکرٹری صاحب
۱۰۰۰۱ سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۰۲ لال الدین صاحب
۱۰۰۰۳ قاضی محمد یوسف صاحب
۱۰۰۰۴ ڈاکٹر محمد احسان صاحب
۱۰۰۰۷ مولوی نور محمد صاحب
۱۰۰۰۸ مولوی رحمت اللہ صاحب
۱۰۰۱۰ محمد اسماعیل صاحب

۱۰۰۱۶ محمد سعید صاحب
۱۰۰۲۶ جمیل احمد صاحب
۱۰۰۲۸ مرزا محمد شریف صاحب
۱۰۰۳۸ عبد الحنان صاحب
۱۰۰۴۴ اللہ بخش صاحب
۱۰۰۴۶ چوہدری محمد طفیل خان صاحب
۱۰۰۴۹ بابو مختار احمد صاحب
۱۰۰۵۶ انجمن عثمانیہ
۱۰۰۶۳ احمدیہ ریڈنگ روم
۱۰۰۶۴ منشی محمد علی صاحب
۱۰۰۶۵ حسن خان صاحب
۱۰۰۶۸ غلام حیدر صاحب
۱۰۰۷۰ میاں بشیر احمد صاحب
۱۰۰۷۲ ڈاکٹر نور الٰہی صاحب
۱۰۰۷۷ شیخ عاشق رسول صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۱۰ دسمبر کو نئی دہلی میں ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ لکھنؤ کانفرنس میں شرکت نہ کی جائے۔ ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ سر آغا خان کو کانفرنس کے آئندہ اجلاس کا جو پٹنہ میں منعقد ہوگا۔ صدر مقرر کیا گیا اور اجلاس کی تاریخیں مقرر کرنے کا انہیں اختیار دیا گیا

اسمبلی میں ۹ دسمبر کو حکومت کو پہلی دفعہ شکست ہوئی۔ جبکہ مسٹر سیتا رام سترا کی یہ ترمیم کہ لنڈن میں ریزرو بنک کی ایک شاخ کھولی جائے پاس ہو گئی۔ سر جارج شسٹر فنانس ممبر اس ترمیم کے مخالف تھے۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے افریقہ کی مثال دی۔ کہ وہاں کے سنٹرل بنک کی کوئی شاخ لنڈن میں نہیں۔ اور سونے کی خرید و فروخت بنک آف انگلینڈ کے ذریعہ ہوتی ہے لیکن ووٹ لینے پر ۶۸ حق میں اور ۵۸ خلاف رہے۔

سر جارج شسٹر نے ۹ دسمبر کو ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی ریزرو بنک کے متعلق یہ ترمیم بغیر کسی قطع و برید کے منظور کر لی۔ کہ گورنر جنرل کی منظوری اور اسمبلی کی تصدیق کے بعد سنٹرل بورڈ کی سفارش پر بنک کے حصوں کے سرمایہ میں کمی یا بیشی کی جائے۔ اور اس کمی بیشی کی تعداد اور اس کا طریق سنٹرل بورڈ کی جنرل میٹنگ میں فیصل ہو۔

الیکٹرک مشاورتی بورڈ کا اجلاس ۹ دسمبر کو پنجاب کونسل کے کمیٹی روم میں لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی کی شرح میں تخفیف کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اور متعدد معززین نے شہادات دیں۔

لنڈن سے ۷ دسمبر کی اطلاع ہے کہ مشنری سوسائٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لیڈی سائمن نے چین میں غلاموں کی تجارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہاں اس وقت بیس لاکھ بچے جن کی عمریں دس سال سے کم ہیں غلام ہیں۔ ایک سالہ بچہ ایک شلنگ میں اور دس سالہ بچہ پانچ شلنگ میں مل سکتا ہے۔

ہر ہٹلر کے حکم کی متابعت میں کپتان گورنگ وزیر متعلقہ نے جرمن کی خفیہ پولیس کو ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ مختلف جیلوں میں سے پانچ ہزار سیاسی قیدیوں کو بڑے دن سے پہلے رہا کر دیا جائے۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ جرمن میں ہر ہٹلر کی پارٹی کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ اور یہ کہ وہ ملک کے تمام شعبوں پر چھا گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس امر کا اظہار ہو۔ کہ جرمن قوم دنیا میں امن و آشتی کی طالب ہے

مسٹر ڈی ولیرا نے ۹ دسمبر کو ڈبلن میں اعلان کیا کہ ینگ آئرلینڈ ایسوسی ایشن قانون تحفظ عامہ کے رو سے خلاف قانون جماعت ہے۔ اس انجمن کے ارکان کو خلاف امن حرکات کی بنا پر گرفتار کر کے فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ نیز عدالتوں کو غیر محدود سزائیں دینے کا اختیار ہوگا۔ جن میں تازیانہ اور پھانسی کی سزائیں بھی شامل ہیں۔

میڈرڈ سے ۸ دسمبر کی اطلاع ہے کہ کوریا میں انقلاب پسندوں نے عام ہڑتال کر دی ہے ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے ہیں۔ جس جگہ سے بھی کوئی اطلاع موصول ہوتی ہے۔ فوراً وہاں پولیس بھیج دی جاتی ہے۔ بارسیلونا کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ اور وہاں گلدار توپیں لگا دی گئی ہیں۔ تمام سرکاری عمارات پر سپیشل پولیس پہرہ دے رہی ہے۔ جیلوں میں قیدیوں نے بھی بغاوت کر دی ہے۔ اور جیلوں کے وارڈر قیدیوں کو پستول دکھا کر احکام کی تعمیل کراتے ہیں بعض مقامات پر بم بھی پھینکے گئے ہیں۔ ۹ دسمبر کو ہسپانیہ میں شہری محافظوں اور باغیوں میں شدید جنگ ہوئی اور ساری رات گولیاں برستی رہیں۔ تاہم پولیس کا بیان ہے کہ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

مسٹر ایم کے آچاریہ کے متعلق مدراس سے ۹ دسمبر کی اطلاع ہے کہ انہوں نے جنوبی ہندوستان کے سناتنیوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے۔ جس میں اس امر کی تلقین کی ہے۔ کہ جب گاندھی جی جنوبی ہندوستان کا دورہ کریں۔ تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔

مدناپور میں بردوان کے کمشنر نے ۱۰ دسمبر کو ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے دہشت پسندی کی بیخ کنی کے لئے مصمم ارادہ کر رکھا ہے۔ اور موجودہ اقتصادی حالت میں گو گورنمنٹ کو سارا روپیہ بھی اس کام پر خرچ کرنا پڑا اور مفاد عامہ کے کاموں کو نقصان پہنچا۔ تو وہ اس کے لئے بھی تیار رہے۔

برٹش گورنمنٹ کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گذشتہ سال کی نسبت اس سال گورنمنٹ کو تجارتی محاصل اور محکمہ آبکاری سے ۳۲ ملین پونڈ زیادہ آمدنی ہوئی۔

بلدیہ گیا کے میونسپل کمشنروں کو حکومت بہار و اڑیسہ نے دو سال کے لئے معطل کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے فرائض کی سر انجام دہی سے قاصر رہے ہیں۔ تعطل کے زمانہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلدیہ کے انچارج ہونگے۔

کابل سے ۱۱ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک نوجوان افغان آفریدی خان نے ۷ دسمبر کو اس بناء پر بطور احتجاج اپنے آپ کو گولی مار کر ہلاک کر لیا۔ کہ حکومت اس کو نادر شاہ کا انتقام لینے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ خودکشی سے قبل متعدد مرتبہ اس نے حکومت سے درخواست کی۔ کہ اسے واقعہ قتل کے محرکین کو موت کے گھاٹ اتارنے کی اجازت دی جائے۔ مگر حکومت نے اجازت نہ دی۔ اس نوجوان کو نادر شاہ کے مزار کے قریب شاہی قبرستان میں مکمل فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے اسمبلی میں اس قیدی کے متعلق چند سوالات کا نوٹس دیا ہے۔ جسے لاہور سنٹرل جیل میں گذشتہ دنوں قبل از وقت پھانسی پر لٹکا دیا گیا تھا۔ ان میں سے دو سوال یہ ہیں۔ ا۔ متوفی کے ورثاء کو حکومت کی طرف سے کیا معاوضہ دیا جائیگا۔ ب۔ آئندہ اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا طرز عمل اختیار کیا جائیگا۔

ریاست ٹراونکور کے نئے دیوان سر محمد حبیب اللہ کے متعلق جو آئندہ فروری میں چارج لینگے۔ مدراس سے ۱۱ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ساڑھے چار ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پائینگے

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ مجلس اقوام میں شریک ہونے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ امریکہ کے ایک ذمہ وار رکن حکومت نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ مجلس اقوام میں امریکہ کی شرکت کے لئے مسولینی نے جو دانہ پھینکا ہے۔ امریکہ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیگا

یو۔ پی کونسل میں ۷ دسمبر کو شاہدان بازاری کے انسداد کا قانون متفقہ تائید سے منظور ہو گیا۔

اخبار ریاست کا پریس دہلی سے ۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق بند کر دیا گیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے متعلق ہوم ممبر نے ۱۱ دسمبر کو اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ اگر کانگرس اپنی پالیسی کو تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ تو آل انڈیا کانگرس کمیٹی یا کسی دوسرے کانگرسی ادارے کے اجلاس کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کو حکومت نے ۱۱ دسمبر کی اطلاع کے مطابق خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

بلدیہ لاہور نے ۱۱ دسمبر کو بھیک مانگنے والوں کے متعلق جبکہ وہ تکلیف دہ ثابت ہوں۔ یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

حکومت بنگال کے ہوم ممبر سر ولیم پرنٹس ۱۱ دسمبر کو چند دن کی علالت کے بعد فوت ہو گئے۔

گورنمنٹ ہند نے نئی دہلی سے ۱۱ دسمبر کی اطلاع کے مطابق اس بات کی تحقیقات کے لئے متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ آیا افغانستان کے راستہ ہندوستان میں خلاف قانون اسلحہ جات۔۔۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی